Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/312

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.312

Title	The logical Analysis of the Urdu Translations of Sirah Ibn E Hisham
Author (s):	Dr. Muhammad Rafiq, Dr. Sabeen Iltaf and Inam Ur Rehman
Received on:	26 June, 2021
Accepted on:	27 May, 2022
Published on:	25 June, 2022
Citation:	Dr. Muhammad Rafiq, Dr. Sabeen Iltaf and Inam Ur Rehman, “Construction: The logical Analysis of the Urdu Translations of Sirah Ibn E Hisham,” Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 31-39
Publisher:	The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

سیرت ابن ہشام کے اردو تراجم کا تحلیلی جائزہ

The logical Analysis of the Urdu Translations of Sirah Ibn E Hisham

*ڈاکٹر محمد رفیق

**ڈاکٹر سبین الطاف

***انعام الرحمان

Abstract

The personality of Muhammad (PBUH) is a versatile and conversational subject. Many thing come under its consideration. From one side it connected with the Holy Quran and the other side it is connected with the Saying of the Holy Prophet peace be upon him. On the other hand the life and personality can also analyze historically and socially. One's cannot ignore His knowledge and excellences in each field of life. Many sides of the personality of Muhammad can be sought out for research study. The real problem is how to study the personality. We use the simple methodology to study personality of our Holy Prophet from his birth to departure to the next world; can be divided into two sections Madani and Makki for the study purposes as a historical study. But the historical approach is now a days a conservative perspective. The basic reasons is that what has been presented by Imam ibni Ishaq (RH) and Imam Ibni Hisham(RH) is being followed by the researchers. The first portion of the book Allama Shibli on the memoir and personality of Mihammad (PBHM) followed this pattern. The books published after this add many sides to the life of the Holy Prophet in the same pattern with historical narratives perspectives.

In this research artical many aspect of the personality of Holy has been discussed under consideration.

Keyword: versatile, conversational, Holy Quran,Imam ibni Ishaq

*لیکچرر، شعبہ سیرت اسٹڈیز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

**پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، ویزٹنگ لیکچرر یو. ای ٹی پی، پشاور

*** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، پشاور یونیورسٹی۔

سیرت نویسی یا تحقیق و تصنیف میں اولین مرحلہ مواد کی نشاندہی، تعین اور تلاش و تدوین کا ہے۔ اہلِ سیر بالعموم صرف روایاتِ سیرت کتبِ سیرت سے اخذ کرتے ہیں اور اہلِ حدیث موجودہ ادعائی دور میں صرف کتب حدیث سے مجمع البحرین اور جامع حیثیات اہلِ قلم قدیم و جدید زمانے میں احادیثِ نبوی پر مشتمل صحائفِ مقدسہ سے بھی برابر استفادہ کرتے رہے ہیں اور سیرت نگاروں کی کتب و روایات سے بھی۔ امام بخاری جیسی عظیم ترین حدیثی شخصیت بلکہ عبقری نے بابِ سیرتِ نبوی میں مستند ترین امام سیرت حضرت عروہ بن زبیر اسدی امام زہری محمد بن مسلم بن شہاب کے علاوہ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ کی روایات کا ذکر تراجمِ ابواب میں کیا ہے۔ مولانا شبلی، ان کے جامع و مرتب مولانا سید سلمان ندوی، مولانا ادریس کاندھلوی، مولانا مودودی اور متعدد اہلِ قلم سیرت نگاروں نے دونوں بحرینِ سیرت سے کسبِ نور کیا ہے اور قرآن مجید کے الٰہی سرچشمہ سے بھی۔

قدیم و جدید سیرت نگاروں نے بدیہی طور سے یا مضمر انداز میں تصادمِ روایات کی صورت میں روایاتِ سیرت پر روایاتِ حدیث کو ترجیح دینے کا اصول قائم کیا ہے جسے بالعموم سنہری، مطلق، ناسخ اور غیر مبدّل سمجھا جاتا ہے۔ مولانا شبلی و سلیمان ندوی کے مقدمۂ سیرۃ النبی نے اس اصول کو بیانگ دہل بیان کیا ہے اور واحد معیارِ حق قرار دیا ہے۔ خواہ ان روایاتِ حدیث کی بنا پر اسلام یا ذاتِ نبوی پر حرف آتا ہو، اور قواعدِ مسلمہ اور اصول ثابتہ کو زک پہنچتی ہو۔ حافظِ حدیث اور ماہرِ سیرت امام مغلطای نے اشارتاً و اختصاراً یہ اصول وضع کیا کہ اہلِ سیر کا اجماع و اتفاق عام منفرد روایات حدیث پر تصادم و تنافر کی صورت میں برہانِ قاطع ثابت ہو گا۔

اس مقالے میں سیرت کے سب اہم کتاب سیرت ابن هشام کے اردو تراجم کے جائزہ لیا ہے۔

یہ بات انتہائی مفید اور مناسب ہو گی کہ سیرت نگاری کی ابتداء سے قبل یہاں پر لفظ "سیرت" کے حوالے سے کچھ تبصرہ کیا جائے اور اس کی وضاحت پیش کر کے دیگر مختلف علوم کے ساتھ اس کا ایک مختصر جائزہ بھی پیش کیا جائے۔

سیرت کی تعریف

سیرہ در اصل عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع "سِیَر ہے۔ یہ لفظ سار ا، یسر، سیر اً و مسیر اً سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں جانا، روانہ ہونا، چلنا، طریقہ و مذہب، سنت، ہئیت، حالت، کردار، کہانی، پرانے لوگوں کے قصے اور واقعات کا بیان۔ لیکن بعد میں یہ لفظ آپ ﷺ کے طریقے کا بیان جو غیر مسلموں کے ساتھ جنگ و صلح میں آپ ﷺ نے روا رکھا اور آخری صورت میں آپ کے تمام حالات زندگی کے لئے یہ لفظ مستعمل ہوا۔[1]

قرآن مجید میں آیا ہے:

﴿ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى ﴾ [2]

یہاں پر یہ لفظ ہیئت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ سیرت کے معنی پہلے لوگوں کے واقعات و احادیث بیان کرنا ہے۔[3]

سیرت کا لغوی مفہوم اگرچہ کسی نیک سرشت انسان کا انفرادی کردار، مزاج، زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ اور اس کی سوانح عمری ہے۔

اصطلاح میں اس سے مراد آنحضرت ﷺ کے حالاتِ زندگی اور اخلاق و عادات ہیں۔[4]

سیرت نبوی ﷺ کے دائرے میں چند تاریخی واقعات و سوانح ہی نہیں آتے، بلکہ سارا قرآن، ساری تعلیمات آتی ہیں۔ فرامین، عقائد، معاملات، عبادات، اقدارِ زیست، آپ ﷺ سے تعلق رکھنے والے رفقاء کی حیات بھی اس میں شامل ہے۔ محدثین اور ائمہ رجالآنحضرت ﷺ کے خاص غزوات کو "مغازی" اور "سیرت" کہتے ہیں۔ چنانچہ ابن اسحاق کی کتاب کو مغازی بھی کہتے ہیں اور سیرۃ بھی۔

رسول اکرم ﷺ کی سوانح عمری کے لئے لفظ "سیرۃ" سب سے پہلے ابن ہشام (متوفی ۲۱۳ھ) نے استعمال کیا اور اس نے ابن اسحاق (متوفی ۱۵۱) کی کتاب المغازی میں گراں قدر اضافے کر کے اپنی مرتب کتاب کو "سیرۃ" کا نام دیا۔ وہ اسے "ھٰذا کتاب سیرت رسول اللہ ﷺ" کہہ کر متعارف کراتا ہے۔[5]

عبد القدوس ہاشمی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

" اردو بلکہ اس سے پہلے عربی میں بھی لفظ سیرت اگر مخصوص نہیں تو زیادہ تر انبیا علیہم السلام اور بزرگان دین کے احوال زندگی کے لئے استعمال ہونے لگا تھا۔ عربی سے اس لفظ کو اسی معنی میں عبرانی، آرامی اور سریانی زبانوں میں بھی یہ لفظ تھا۔ اور ان زبانوں میں بھی لفظ "سیرۃ" تقریباً اسی معنی کے لئے مستعمل تھا۔ تاہم جب ہم "سیرۃ النبی ﷺ" کا لفظ بولتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم حضرت محم ﷺ کی حیات طیبہ کے احوال و واقعات کو مقصود قرار دے رہے ہیں"۔[6]

سیرۃ لفظ حضور ﷺ کی حالات زندگی کے علاوہ دوسرے اہم اشخاص کی سوانح کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً کتاب "سیرۃ معاویہ ؓ" کتاب "سیر الملوک" وغیرہ۔ اس کے علاوہ مشہور تاریخی یا افسانوی شخصیات کے کارناموں کو بھی "سیرۃ" کا نام دیا گیا ہے مثلاً سیرۃ عنتر، سیرۃ بن ذی یزن، سیرۃ صلاح الدین وغیرہ۔ اس کے علاوہ

سیرت کے لئے قدیم زمانے میں لفظ "تاریخ" بھی استعمال ہوا ہے مثلاً امام ﷺ کے زمانے میں شروع ہو گیا تھا۔[7] ابتدائی دور میں جن لوگوں نے یہ روایات جمع کی ہیں ان میں یہ قابل ذکر ہیں:

ابان بن عثمانؓ(۱۰۰ھ-۲۰)

سیرت و مغازی کے موضوع پر کتابیں تالیف کرنے والوں میں سب سے پہلے حضرت ابان بن عثمان کا نام آتا ہے۔ تابعین میں انہوں نے حدیث، فقہ اور مغازی کے عالم کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ ان کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مستند معلومات حاصل کرنے کی سہولت حاصل تھی چنانچہ انہوں نے مغازی کی سب سے پہلی کتاب مرتب کی۔ ان کی روایات کا ذکر واقدی نے ابن المغیرہ کے بیان میں اس طرح کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں صرف مغازی کی روایات ابان کی سند پر لکھی تھی۔[8]

عروہ بن زبیر بن العوام (۲۳ تا ۹۴ھ)

حدیث اور مغازی کے بہت بڑے عالم تھے۔ عروہ بن زبیر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے نواسے، حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھانجے تھے۔ اس موضوع پر ان کی روایات بکثرت موجود ہیں بعض لوگوں نے ان کو تاریخ اسلام کا بانی کہا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید ان کی تحریری یادداشتیں باقاعدہ کتاب کی شکل میں تھی جس سے ابن اسحاق ہی نہیں بلکہ ابن سعد، طبری واقدی اور دوسرے مؤرخین نے بھی روایات کثرت سے بیان کی ہیں۔[9]

شرجیل بن سعد (متوفی ۱۲۳ھ)

ان کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک آزاد کردہ غلام تھے اور جنوبی عرب کے رہنے والے تھے۔ بیشتر وقت ان کا مدینہ میں گزرا۔ جن صحابہ کرام سے انہوں نے حدیث کی روایت اخذ کیں ان میں زید بن ثابتؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ شامل ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو دیکھا تھا۔ جنگ بدر اور احد میں حصہ لینے والوں کی فہرستیں انہوں نے تیار کی تھی۔ ابن سعد نے رسول اللہ ﷺ کے قباء سے مدینہ ہجرت کرنے کی خبر ان سے اخذ کی ہے۔[10]

وہب بن منبہ (۳۴ تا ۱۱۰ھ)

ان کا صحیفہ جس سے ایک اور مخطوط ۲۲۸ میں لکھا ہوا تھا، اب مل گیا ہے۔ یہ نامکمل ہے، اور اس سے زیادہ معلومات بھی حاصل نہیں ہوئی لیکن یہ اس لئے اہم ہے کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سوانح حیات پہلی صدی میں جمع کر لیے گئے تھے۔ وہب بن منبہ تابعی تھے، جو جنوبی عرب یمن کے تھے لیکن نسلاً وہ ایرانی تھے۔ انہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے صحائف اور روایات سے گہری دلچسپی تھی۔

ہمام بن منبہ (۱۰۱ھ) ان کے بھائی تھے۔ ان کے نام سے ایک صحیفہ منسوب ہے (صحیفہ ابی ہریرہؓ، الہام بن منبہ)، وہب بن منبہ کی کتاب "الملوک لمتوجہ من حمیر واخبارھم وغیر ذالک" یمن کی اسطوری تاریخ ہے اور کتاب المتداء اہل، کتاب کی روایات پر مبنی نہ صرف نوع انسانی کے آغاز تاریخ ہے بلکہ قصص الانبیاء یعنی قدیم رسالت کی تاریخ بھی ہے۔[11]

عاصم بن عمر قتادہ الانصاری (متوفی ۱۲۰ھ)

مشہور تابعی ہیں۔ ابن سعد کی روایت کے مطابق انہیں حضرت عمر بن عبد العزیز حکم دیا کہ دمشق کی مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغازی کی تعلیم دیا کریں۔ کچھ عرصہ بعد عاصم بن عمر گھر لوٹ آئے اور وہاں بھی زندگی بھر مغازی کا درس دیتے رہے۔ ابن قتیبہ المعارف میں انہیں "صاحب السیر والمغازی" کہتے ہیں۔ عاصم بن عمر ابن اسحاق کے شاگرد بھی ہیں۔ الواقدی اور ابن جریر نے ان سے روایات اخذ کی ہیں۔[12]

مسلم بن عبد اللہ بن شہاب زہری (۵۱ تا ۱۲۴ھ)

اس فن کے امام ہیں اور اس پر پہلی تصنیف ان ہی کی ہے۔ وہ اپنے عہد کے عالم تھے موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق ان کے مشہور شاگرد ہیں۔[13]

ابن حزم (متوفی ۱۳۰یا۱۳۵ھ) اور ابن نوفل (متوفی ۱۳۱یا۱۳۷ھ) کا بھی ذکر کیا جا سکتا ہے۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل نے موسیٰ بن عقبہ (۵۵ تا ۱۳۱ھ) کے کتاب کی تعریف کی ہے۔ لیکن ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کی کتاب کا کچھ حضرت علیؓ اور زبیر بن عوام دونوں نے حضرت ابو بکر صدیق کی قیادت کو مکمل طور پر یہ کہہ کر تسلیم کیا تھا کہ ہماری ناراضگی کا سبب یہ تھا کہ ہم کو مشورہ میں شریک نہیں کیا گیا ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اقتدار اعلیٰ کے سب سے زیادہ حقدار حضرت بو بکر صدیقؓ ہی ہے۔ غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی وہی تھے اور ہم ان کی بزرگی اور مرتبے کو تسلیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کی موجودگی میں امامت کروائی تھی۔[14]

ابن اسحاق کی کتاب کا بڑا حصہ ابن ہشام (۱۶۸ تا ۲۳۰ھ) اور دوسرے مصنفوں کی کتاب میں محفوظ ہے۔ تیسری صدی میں ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ لکھی جس میں دو جلدیں سیرت پر ہیں۔ اسی طرح طبری نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مفصل حالات لکھے۔ بعد کے مؤرخین میں جن میں ابن اثیر بھی شامل ہیں، ان کی کتاب سے فائدہ اٹھایا۔

غرض یہ کہ حضور ﷺ سے پہلے عرب کا معاشرہ کسی قسم کی علمی تحریک سے آشنا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے

اگرچہ خود کسی مدرسے سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن اس کے باوجود ایک زبردست تحریک کے محرک ثابت ہوئے اور ایسی علمی تحریک برپا ہوئی جو آئندہ کا علمی سرمایہ اور خزانہ کہلایا۔)

سیرت ابن اسحاق اور اس کے مختلف تراجم:

سیرۃ ابن اسحاق کا اصل نام "کتاب السیر والمغازی" کتاب السیرۃ والمبتداؤ والمغازی، کتاب المغازی ہے۔ یہ سیرۃ النبی ﷺ پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ بعد میں سیرت النبی ﷺ پر مختلف زبانوں میں جو ہزاروں کتابیں لکھی گئیں، ان میں اس کتاب کا حوالہ کسی نہ کسی طرح موجود ہے۔ یہ کتاب مکمل شکل میں عربی زبان میں موجود نہیں تھی۔ اس کے مختلف حصے عرب ممالک کی مختلف قدیم یونیورسٹیوں کی لائبریریوں میں بکھرے ہوئے تھے۔

مشہور عرب محقق ڈاکٹر سہیل زکار نے مختلف لائبریریوں سے ان حصوں کو اکٹھا کیا، پھر ان کا تقابلی مطالعہ کرکے انہیں ایک کتاب کی صورت میں مرتب کیا۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کے مراحل کا ذکر انہوں نے بڑی تفصیل سے کتاب کے مقدمے میں بیان کردیا ہے۔ پروفیسر رفیع اللہ شہاب صاحب نے اپنی کتاب "سیرۃ ابن اسحاق (اردو ترجمہ) کتاب السیر والمغازی" میں ایک نیا عنوان "تعارف" کے نام سے کتاب کی شروع میں شامل کردیا ہے۔

جس میں انہوں نے اس نایاب کتاب کی علمی حیثیت پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔[15]

ابتداء میں سیرت طیبہ پر جو کتابیں مرتب ہوئیں، ان میں سے دو کتابوں کو خاص شہرت حاصل ہوئی اور عربی کتابوں میں ان کا درجہ خاصہ بلند مانا جاتا ہے۔ ان میں پہلی کتاب ابن اسحاق نے مرتب کی تھی۔ دوسری ابن ہشام نے ابن اسحاق کی سیرت اب ناپید ہے اور ابن ہشام کی سیرت اس کی یادگار رہ گئی ہے کیوں کہ ان میں پوری سیرت ابن اسحاق آگئی۔

ابن ہشام نے ابن اسحاق کی سیرت کو زیادہ منقح کیا۔ بعض روایات میں الفاظ کی تشریح کی، کہیں کہیں بیان کردہ ناموں و نسب کی بھی تصحیح ملتی ہے۔ اشعار میں اضافے ہیں اور یہ بھی واضح کردیا کہ فلاح فلاح اشعار فلاح روایت مس نہیں ملتے ہیں۔ گویا پڑھنے والوں کو ابن اسحاق کی سیرت میں جو کمی محسوس ہوتی تھی، وہ ایسے انداز میں پوری کردی کہ لوگ اصل کتاب سے بے نیاز ہوگئے اور ابن ہشام کا بیان باقی رہ گیا۔

اس کتاب کے ترجمے مختلف زبانوں میں ہوئے ۔مولانا شبلی نے فارسی ے ترجمے کا ایک قلمی نسخہ ہندوستان کے مشہور شہر الہ آباد کی یونیورسٹی لائبریری میں دیکھا تھاجو شیخ سعدی کے زمانے میں ایران کے اس وقت کے حکمران ابو بکر زنگی کے حکم سے ہوا تھا۔

اردو میں پہلا ترجمہ مولوی محمد انشاء اللہ خان ایڈیٹر اخبار وطن ،لاہور نے مولوی محمد الحلیم رودلوی کی مدد سے اپنی نگرانی میں تیار کروایا تھا جو تین جلدوں میں ”سیرت الرسول ﷺ“ کے نام سے شائع ہوا۔ اختصار سے بدلنے کے ساتھ ساتھ موقع بہ موقع بہ روئے روایت مفید حواشی و تشریحات و اسباب وواقعات بڑھائے گئے۔ بعد میں اس کتاب کے جتنے ترجمے ہوئے وہ سب اس کے اولین چربے تھے۔

دوسرا ترجمہ سید یاسین علی حسنی نظامی دہلوی نے کیا جو ۱۹۱۵ء میں شائع ہوا تھا جسے لاہور سے مولوی رحیم بخش تاجر کتب مسجد جنسیاں والی نے شائع کیا تھا، یہ بھی اب نایاب ہے۔

تیسرا ترجمہ دارالطبع ثانیہ حیدرآباد دکن کی جانب سے شائع کیا گیا تھا، جو جامعہ عثمانیہ کے کسی پروفیسر نے کیا تھا۔ یہ ترجمہ جامع عثمانیہ کے نصاب میں داخل تھا لیکن اب یہ ترجمہ بھی نایاب ہے۔[16]

ایک ترجمہ حال ہی میں شیخ محمد اسماعیل پانی پتی نے کیا ہے۔ شیخ ممدوح نے اپنے ترجمے کے مقدمے میں واضح کر دیا ہے کہ عنوانات میں اصل عربی کتاب کا تتبع نہیں کیا، بعض مشکل، مختصر اور تشنہ بیانات کے بجائے دوسری کتاب سے آسان اور سہل بیانات لے کر درج کر دیئے ہیں۔ آیات کی تفسیر اور اشعار کا بیشتر حصہ ترک کر دیا ہے۔ یہ ترجمے اب بازار میں نایاب ہیں لیکن برصغیر کی قدیم لائبریریوں میں موجود ہیں۔ اس کتاب کے کچھ ترجمے یورپی زبانوں میں سے جرمن اور غالباً فرانسیسی کے علاوہ انگریزی میں بھی ہوئے ہیں۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ اگر انگریزی ترجمہ مکمل ہے اور اس میں اشعار بھی پورے کے پورے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رسالہ نقوش کے ایڈیٹر جناب محمد طفیل نے سیرت ابن اسحاق کے مترجم رفیع اللہ شہاب سے ”رسالہ رسول ﷺ نمبر“ کے لیے مشورہ کیا تھا جس کا ذکر انہوں نے اس عظیم نمبر کے پہلے شمارے کے پہلے صفحہ پر کیا ہے۔ رسالہ نقوش میں اس کتاب کے جس نسخے کا ترجمہ شامل کیا گیا ہے

(یہ کئی سال پہلے مصر اور لبنان سے شائع ہو چکا تھا) اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اسے حیدرآباد دکن کے ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے ایڈٹ کیا تھا۔ اسی ایڈٹ مخطوط کا ترجمہ جناب نور الٰہی ایڈوکیٹ نے کیا ہے۔

اس کے علوہ کچھ تراجم درج ذیل ہیں:

سیرت النبی ﷺ ابن ہشام مصنف محمد عبدالملک ابن ہشام، مترجم مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی۔

شرح سیرت ابن ہشام مترجم الروض الانف، مؤلفہ امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی۔

سیرت النبی ﷺ کامل مرتبہ ابن ہشام ترجمہ و تہذیب مولانا عبدالجلیل صدیقی، مولانا غلام رسول مہر۔

سیرت ابن اسحاق (اردو ترجمہ) کتاب السیر المغازی، پروفیسر رفیع اللہ شہاب۔

The life of Muhammad
A Translation of Ibn-e- Ishaq's
Sirat Rasullah
A-Guillaume,Oxford University press,publication,10-2002.
Sirat Ibn –e- Hisham
Biography of the propht
A bridged by:Abdus Salam M.Haron,publisher Al-Falah Foundaton,cairo Egypt jan 1-2002.
Ibn-e- Ishaq
Muhammad
Abdurrahman Badawi.

حواشی وحوالہ جات

1 ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب، دار صادر، بیروت، مادہ س ی ر، ج4، ص389۔

1. Ibn Manzur abu al Fazal, Jamal uddin Muhammad bin Mukkarram ibn Ali , lisan ul arab , dar ul saadarBeroot root word sa, ya, Ra, volume 4, page 389.

2 سورۃ طٰہٰ20:21۔

2. Surah Taha 21:20

3 ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب، ج4، ص389۔

3. Ibn Manzur abu al Fazal, Jamal uddin Muhammad bin Mukkarram ibn Ali , lisan ul arab , dar ul saadarBeroot root word sa, ya, Ra, volume 4, page 389

4 اردو انسائیکلوپیڈیا، ص944۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج11، ص505۔

5 The Encyclopaedia of Islam,Gibb H.A.R,published Leiden Brill 1960-[i.e.1954]-2008,V:4,(Article Sira)page no.439.

6 عبدالقدوس ہاشمی، "سیرت انبیاء"، کمال انسانیت، (ماہنامہ: فکر و نظر) اپریل1985ء، ص576۔

7. Abdul qadoos Hashmi"Seerat e ambiyah"kamal e insaaniyat (monthly Nazar o fiqar) April 1985, page 576

7ابن سعد، اَبوعبداللہ، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، نفیس اکیڈمی اسٹریچن روڈ کراچیمنبر 1، اشاعت سوم1979ء، ج5، ص156۔

7. Ibn e saad abu Abdullah, Muhammad bin saad, alTabqat Qubra, Nafees academy istargen road karachi chamber 1, 3rd published 1979 , volume 5 , page 156.

8 خلیفہ، حاجی، کشف الظنون، دارالفکر1982 بیروت لبان، ج2، ص747۔

8. Khalifa haji, kashaf ul zunoon dar ul fikar 1982 beroot labnan volume 2 page 747

9 عسقلانی، ابن حجر، تہذیب التہذیب، موٴسہ الرسالہ بیروت لبنان1995ء، ج4، ص311۔

9. Asqalani ibn hajar tahzeeb al tahzeeb mosuwa al risala beroot labnan 1995 volume 4 page 311.

10 پروفیسر جوزف ہوروتس، سیرت نبوی ق کی ابتائی کتابیں، ترجمہ نثار احمد فاروقی، ادارہ ادبیات دہلی-2009ء، ص39۔

10. Professor Josef horowitz," Seerat nabavi ki lbtidai kitab "translation Nissr Ahmed farooqi idarah adbeeyat deli , 2009 page 39

11 محمود الحسن (ڈاکٹر)، عربوں میں تاریخ نگاری کا آغازوارتقاء، جامعہ سلیہ دہلی، تاریخ طبع 2011ء، ص62۔

11. Dr.Mehmood ul hassan"Arabo main tarikh nigari ka aaghaz o irtiqa.Jama e saleeyah deli date of publication 2011, page 62

12 محمود الحسن، ڈاکٹر، عربوں میں تاریخ نگاری کا آغازوارتقاء، ص97-98۔

12.Dr.Mehmood ul hassan"Arabo main tarikh nigari ka aaghaz o irtiqa.Jama e saleeyah deli date of publication 2011, page 97-98.

13 ابن خطیب، تاریخ بغداد، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان1417ھ،

13.Bne Khateeb,Tarekh bughdad,darul kutub,alelmia beort labnan,1417h

14 سیدعبداللہ ،ڈاکٹر، فن سیرت نگاری پر ایک نظر، (ماہنامہ فکر ونظر)ادارہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد، اپریل 1976ء، ص826۔

14. Dr.syed Abdullah" fan e Seerat nigari par aik nazar" idara e islamia islamabad April 1976, page 826.

15 رفیع اللہ شہاب، پروفیسر، سیرت ابن اسحاق، (اردو ترجمہ) کتاب السیر المغازی، مکتبہ نبویہ لاہور1314ھ، ص13-36۔

15. Professor Rafi ullah shahab (Seerat ibn ishaq urdu tarjuma) kitab al syyer al maghazi maktabah e naba iya lahore 1314 hijri, page 13-36.